REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم پنجشنبہ ۱۶ رمضان المبارک ۱۳۷۸ھ

فی پرچہ ۱۰ / ۱ ر

جلد ۴۸/۱۳ ۲۶ امان ۱۳۳۸ ہش ۲۶ مارچ ۱۹۵۹ء نمبر ۷۱

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق خاص دعا کی تحریک

ربوہ۔ جیسا کہ احباب کو علم ہے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت کمر اور ٹانگ میں درد کے باعث کافی عرصہ سے ناساز چلی آ رہی ہے۔ احباب رمضان کے بابرکت ایام میں خاص توجہ التزام اور درد و الحاح سے اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کریں۔ کہ مولا کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت یاب فرمائے۔ اور کام کرنے والی لمبی عمر عطا کرے آمین

متحدہ عرب جمہوریہ اور عراق کے باہمی اختلافات دور کرانے کی کوشش

بیروت میں ۳۱ مارچ کو عرب ملکوں کے وزراء خارجہ کا اجلاس بلانے کی تجویز

قاہرہ ۲۵ مارچ۔ عرب لیگ کی سیاسی کمیٹی نے کل ایک قرارداد منظور کی ہے جس میں یہ سفارش کی گئی ہے کہ ۳۱ مارچ کو بیروت میں عرب ملکوں کے وزراء خارجہ کا ایک اجلاس بلایا جائے جس میں وزراء خارجہ متحدہ عرب جمہوریہ اور عراق کے باہمی اختلافات دور کرنے کی کوشش کریں۔ قرارداد حکومت سوڈان کی درخواست پر چار روز کے غور و فکر کے بعد منظور کی گئی ہے۔ اس میں لیگ کے تمام رکن ممالک کے سربراہوں پر زور دیا گیا ہے۔ کہ وہ اختلافات کو جلد از جلد طے کرانے کے لئے اپنا اثر و رسوخ استعمال کریں۔ اور باہمی خیرسگالی کو فروغ دینے کی کوشش کریں۔ قرارداد متفقہ طور پر منظور کی گئی۔ رکن ممالک میں سے صرف متحدہ عرب جمہوریہ اور عراق نے رائے شماری میں حصہ نہیں لیا۔ کیونکہ انہیں فریقین کی حیثیت سے رائے دینے کا حق حاصل نہیں تھا۔ قاہرہ میں حکومت سوڈان کی اس تجویز کا خیر مقدم کیا گیا ہے کہ عرب لیگ تصفیہ کرانے کی کوشش کرے۔ کیونکہ متحدہ عرب جمہوریہ کے حکام کو یقین ہے کہ عرب ملکوں کی اکثریت اشتراکی اثر و نفوذ کے مقابلے میں صدر ناصر کی حمایت کرے گی۔

نہری پانی کی تقسیم کے متعلق پاکستان اور بھارت میں عبوری سمجھوتہ

عالمی بینک کی کوششوں سے واشنگٹن کی بات چیت کامیاب رہی

کراچی ۲۵ مارچ۔ نہری پانی کی تقسیم کے متعلق پاکستان اور بھارت میں عبوری سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ توقع ہے کہ کل رات واشنگٹن میں اس سمجھوتے پر دستخط ہو گئے ہونگے۔ یہ سمجھوتہ عالمی بینک کی مساعی جمیلہ کا نتیجہ ہے۔ وزیر خزانہ مسٹر محمد شعیب نے کل رات پاکستان پریس ایسوسی ایشن کو بتایا مجھے ابھی تک سمجھوتے پر دستخط ہونے کی اطلاع نہیں ملی۔ لیکن میرا خیال ہے کہ اب تک دستخط ہو چکے ہوں گے۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ واشنگٹن میں پاکستان اور ہندوستان کے نمائندے کافی عرصہ سے عالمی بینک کے زیر اہتمام نہری تنازعہ کے سلسلہ میں مفاہمت کے لئے کوشاں تھے بینک کی کوشش یہ تھی کہ جب تک نہری پانی کی تقسیم کے متعلق فریقین میں قطعی سمجھوتہ نہیں ہو جاتا۔ اس وقت تک اس سلسلہ میں کوئی ایسا منصفانہ انتظام طے پا جائے جس سے فریقین کے مفادات کا تحفظ ہو سکے۔

توقع ہے کہ واشنگٹن کی بات چیت میں پاکستانی وفد کے قائد مسٹر جی معین الدین آج واشنگٹن سے کراچی روانہ ہو جائیں گے۔ یہ عارضی سمجھوتہ پاکستان کے نقطۂ نظر سے بڑا ضروری تھا۔ کیونکہ پاکستان کو اندیشہ تھا کہ ہیڈورکس بھارت میں ہونے کے باعث بھارتی حکمران آئندہ موسم گرما میں کہیں پھر آمرانہ طور پر پاکستان کو ملنے والے پانی کی مقدار نہ گھٹا دیں۔ یاد رہے کہ بھارت ایک سے زیادہ بار ایسی حرکت کر چکا ہے۔ جس سے پاکستان کی معیشت کو زبردست خطرہ لاحق ہو گیا تھا۔

پریس کمیشن نے اپنی رپورٹ مکمل کر لی

کراچی ۲۵ مارچ۔ پریس کمیشن کی رپورٹ مکمل ہو گئی ہے۔ خیال ہے کہ کمیشن کے ارکان آج رپورٹ پر دستخط کر کے اسے وزیر اطلاعات جناب حبیب الرحمن کو پیش کر دیں گے۔

— تصحیح —

۲۵ مارچ کے پرچہ میں صفحہ ۲ پر پہلے دو کالموں کے نیچے الفاظ "باقی صفحہ ۶ پر" غلط ہیں۔ یہ الفاظ انہی کالموں کے اوپر والے عنوان "شیطان کا منصب" کے نیچے پڑھے جائیں۔

بخشی غلام محمد کے بھائی کو گرفتار کر لیا گیا

سری نگر ۲۵ مارچ۔ مقبوضہ کشمیر کے وزیر اعظم بخشی غلام محمد کے چھوٹے بھائی بخشی عبدالمجید کو گزشتہ پیر کے روز امتناعی نظر بندی کے قانون کے تحت گرفتار کر لیا گیا ہے۔ بخشی عبدالمجید نے گزشتہ ماہ اپنے بھائی کی حکمران نیشنل کانفرنس سے استعفا دے دیا تھا۔ ایک سرکاری ترجمان نے کل بتایا کہ انہیں خلاف امن سرگرمیوں کی بنا پر گرفتار کیا گیا ہے۔

درخواست دعا

اطلاع ملی ہے کہ مکرم و محترم شیخ بشیر احمد صاحب سینئر ایڈووکیٹ سپریم کورٹ لاہور کی طبیعت ناسازی ہے۔ صحابہ کرام۔ درویشان قادیان و جملہ احباب جماعت کی خدمت میں ان کی شفایابی اور صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

انتخابات کے متعلق تاکیدی یاددہانی

جملہ جماعتوں کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ انتخابات کی رپورٹ بھجوانے کی تاریخ ۳/۳۱/۵۹ مقرر کی گئی تھی۔ مگر جماعتوں کی طرف سے بہت کم رفتار سے انتخابات موصول ہو رہے ہیں۔ امراء ضلع اور ڈویژنل امراء کی توجہ خاص طور پر اس طرف مبذول کرائی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنی پوری پوری کوشش سے جملہ جماعتوں کے انتخابات مقررہ میعاد یعنی ۳/۳۱/۵۹ تک دفتر نظارت علیا میں بھجوا کر ممنون فرمائیں جس جماعت کی طرف سے مقررہ تاریخ تک انتخاب کی اطلاع موصول نہ ہوئی۔ وہاں یہ سمجھ لیا جائے گا۔ کہ وہاں اب جماعت نہیں رہی۔ اس کا نام رجسٹر سے کاٹ دیا جائے گا جس جگہ صرف افراد ہیں۔ ان کو چاہیئے کہ وہ نزدیک ترین جماعت میں اپنے آپ کو شامل کر لیں۔ انتخابات قواعد کے مطابق ہونے چاہئیں۔

ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۶ مارچ ۱۹۵۹ء

صنعتی ترقی

امریکی رسالہ (بین الاقوامی) ٹائم کی اشاعت ۲ مارچ ۱۹۵۹ء میں ایک مضمون پروفیسر لڈوگ اتھارڈ کی طرف سے "مغرب ایشیا کی کس طرح مدد کر سکتا ہے" کے زیر عنوان شائع ہوا ہے۔ اس مضمون میں فاضل مضمون نگار نے یہ تجویز پیش کی ہے کہ اہل مغرب کو چاہیئے کہ وہ ایشیائی پسماندہ ممالک میں چھوٹی صنعتوں کے کارخانے کافی تعداد میں کھولیں۔ ایسی اشیاء بنائی جائیں۔ جو لوکل استعمال کے لئے ضروری ہوں۔ اور جو ان ممالک ہی میں بیچی جا سکتی ہوں۔ اس طرح ان ممالک کے عوام کے لئے بھی کمائی کے ذرائع میں وسعت پیدا ہو جائے گی۔ اور بیکاری ختم ہو جائے گی۔ اور یہ ممالک ایسی صنعتوں میں خود کفیل ہو جائیں گے۔ اور ان کا معیار زندگی بھی بلند تر ہو جائے گا۔

اگر نیت بخیر ہو جس کی اہل مغرب سے کم ہی امید کی جا سکتی ہے۔ یہ تجویز ایشیائی ممالک کا معیار زندگی بلند کرنے میں واقعی مفید ثابت ہو سکتی ہے۔ جیسا کہ فاضل مضمون نگار نے بتایا ہے۔ ایشیائی ممالک میں ایسی صنعتوں کو ترقی دینے کے لئے سرمائے اور مہارت کی ضرورت ہے۔ جو موجودہ وقت میں انہیں میسر نہیں۔ یہ درست ہے لیکن جیسا کہ ہم نے کہا ہے۔ اس کام میں اہل مغرب کی نیک نیتی واقعی بڑا کام کر سکتی ہے۔ اگر وہ واقعی دل سے ایشیائی ممالک کو ایسی مدد دیں تو بہت اچھا ہے لیکن گزشتہ تجربہ سے یہ ڈر بے بنیاد نہیں ہے کہ اہل مغرب اس ذریعہ سے بھی ان ممالک پر اپنا تسلط قائم کرنے کی کوشش کریں گے۔ اور صنعت وحرفت پر قابض ہو کر ان ممالک کے باشندوں کو غلامی کی زنجیروں میں جکڑ لیں گے

اس وقت تو مغرب ایشیا اور دیگر پسماندہ ممالک کو زیادہ تر خام پیداوار کے لئے بطور اپنے فارموں کے استعمال کرتا ہے چنانچہ یہاں کی تمام خام پیداوار روئی پٹ سن تیل وغیرہ اپنے ممالک میں لے جا کر ان کو صرفی اشیاء میں تبدیل کرنے کی کئی گنا زیادہ قیمت وصول کرتا ہے۔ اگر ہمارے ممالک میں ایسی صنعتیں مغربی مہارت سے فروغ پائیں تو اس کا ایک تو فائدہ یہ ہو سکتا ہے۔ کہ اشیائے صرف ہمیں کم قیمت پر حاصل ہوں گی۔ اور دوسرا فائدہ یہ ہو سکتا ہے۔ کہ ہمارے لوگ ان صنعتوں میں ماہر ہو جائیں گے۔ لیکن بوجوہات مندرجہ بالا ان فوائد کے ساتھ خطرات بھی ہیں۔ اس لئے چاہیئے کہ ہم اس سے سبق سیکھیں اور ہمارے ممالک کوشش کریں۔ کہ وہ ایسی اشیاء از خود بغیر معمولی سرمائے اور مہارت کے اتنی مقدار میں پیدا کریں جو ہماری ضروریات کے لئے مکتفی ہوں

اس میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ اہل مغرب صنعت وحرفت میں ہم سے صدیوں آگے ہیں اور انہوں نے ایسی مشینیں ایجاد کر لی ہیں۔ جن کے ذریعہ وہ بہترین سے بہترین اشیاء تیار کر سکتے ہیں۔ ہمارے ممالک میں صنعت وحرفت ان کے مقابلہ میں ابھی نہایت ابتدائی حالت میں ہے۔ اور واقعی یہاں سرمائے اور مہارت کی بے انتہا کمی ہے۔ لیکن ہمارا خیال ہے کہ اگر ہم اس طرف پوری توجہ دیں۔ تو تھوڑی دیر میں خاص کر چھوٹی صنعتوں میں مغربی ممالک کی مدد کے بغیر بھی ہم بہت کچھ کر سکتے ہیں۔

اس ضمن میں سب سے بڑھ کر جس بات کی ضرورت ہے وہ یہ ہے کہ صرف عوام بلکہ خواص بھی اپنے ملک کی بنی ہوئی اشیاء استعمال کرنے کی عادت ڈالیں کوئی ملک صنعت وحرفت میں ترقی نہیں کر سکتا جب تک ملک کے باشندوں میں یہ احساس

(باقی دیکھیں صفحہ ۴)

حضرت مسیح موعودؑ کے ایک فوٹو کے متعلق غلط فہمی کا ازالہ

رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مد ظلہ العالی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک فوٹو ایسا ہے۔ جس میں حضور کھڑے ہیں۔ اور حضور کے دائیں جانب حضور کی طرف جھکتے ہوئے ایک بچہ کھڑا ہے۔ جس کی عمر فوٹو میں اندازاً چھ سات سال کی نظر آتی ہے۔ اس فوٹو کے متعلق اکثر دوستوں میں یہ غلط فہمی پائی جاتی ہے۔ کہ جو بچہ اس فوٹو میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ کھڑا ہے۔ وہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز ہیں۔ مگر یہ خیال درست نہیں۔ بلکہ یہ فوٹو ہمارے چھوٹے بھائی عزیزم میاں شریف احمد صاحب کا ہے۔ پرانے احباب کو تو یہ غلط فہمی نہیں ہے۔ کیونکہ وہ حقیقت حال سے واقف ہیں۔ اور ہم تینوں بھائیوں کے بچپن کی شکل وصورت سے بھی آشنا ہیں۔ مگر نوجوان احباب اور بعد کے احمدیوں اور خصوصاً دیہات میں رہنے والے دوستوں میں یہ غلط فہمی زیادہ کثرت کے ساتھ پائی جاتی ہے۔ لہذا اس غلط فہمی کے ازالہ کے لئے لکھا جاتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ والا فوٹو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا نہیں ہے۔ بلکہ عزیزم میاں شریف احمد صاحب کا ہے جیسا کہ احباب جانتے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کئی فوٹو ہیں۔ بعض میں حضور کے ساتھ حضور کے متعدد اصحاب حضور کے دائیں بائیں اور آگے پیچھے بیٹھے یا کھڑے ہیں (اور ایسے فوٹوؤں میں سے اکثر میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اور یہ خاکسار بھی شامل ہیں) اور بعض میں حضور اکیلے ہیں۔ مگر ایسا فوٹو جس میں حضور کے ساتھ اکیلا بچہ کھڑا ہے۔ وہ صرف ایک ہی ہے۔ یعنی وہی جس کا میں نے اوپر ذکر کیا ہے۔ پس اس فوٹو کے متعلق احباب کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ حضور کے ساتھ والا فوٹو میاں شریف احمد صاحب کا ہے نہ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا۔ چونکہ یہ معاملہ سلسلہ کی تاریخ سے تعلق رکھتا ہے۔ اس لئے میں نے ضروری خیال کیا ہے کہ اس غلط فہمی کا ازالہ کر دیا جائے

فقط خاکسار مرزا بشیر احمد
ربوہ ۲۱ مارچ ۱۹۵۹ء

کشتیٔ نوح تری چلتی ہے طوفانوں میں

۲۲ مارچ کو جلسہ یوم مسیح موعودؑ میں پڑھی گئی۔

وقت نے دی ہے شہادت کہ مسیحا تو ہے
مردے جی اٹھے ترے دم سے وہ زندہ تو ہے

باغِ اسلام میں پھر عشق کی کلیاں پھوٹیں
قتل خنزیر ہوئے اور صلیبیں ٹوٹیں

خوابِ غفلت میں جو صدیوں سے پڑے تھے جاگے
باطل و شرک کے عفریت شیاطیں بھاگے

تیرے ہاتھوں میں محمدؐ کا جو اب ہے جھنڈا
ساری دنیا کے کناروں پہ نصب ہے جھنڈا

تو نے قرآں کے دلائل کے وہ نیزے مارے
دین پسپا ہوئے اور مغربی فلسفے ہارے

تیرے دیوانوں کے ہنگامے ہیں بت خانوں میں
کشتیٔ نوح تری چلتی ہے طوفانوں میں

مرگ کے منہ سے چھڑا لائی ہے تقدیر مجھے
جاودان زندگی بخش گئی تنویر مجھے

"شیطان کا منصب"

(از مکرم و محترم جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب)

(قسط نمبر ۲)

ابلیسی جبلت کی نوعیت اور اسکا تجزیہ

نفسِ ناطقہ بشریہ کی جس کشمکش کا آیت ما یلفظ من قول الا لدیہ رقیب عتید میں ذکر ہے۔ وہی درحقیقت نفخ صور کا موجب بنتی ہے اسی رُوحانی نفخ کا بیان مابعد کی آیات میں ہے۔ انسان کی رُوحانی پیدائش کا راز اسی کشمکش میں مضمر ہے۔ یہ حقیقت اس وقت تک واضح نہ ہوگی۔ جب تک کہ ابلیس کے قول رب بما اغویتنی کی کچھ اور وضاحت نہ کر دی جائے۔ وہ کہتا ہے کہ اے میرے رب تو نے مجھے حد سے تجاوز کرنے والا بنایا ہے۔ اس لئے میں بنی آدم کو بھی حدود سے نکالنے کی پوری کوشش کروں گا۔ اور یہ فرض منصبی ادا کرنے میں ہر ذریعہ نیک و بد استعمال کروں گا وہ کونسی حدود ہیں جن سے وہ تجاوز کرتا اور ان حدود سے نکالتا ہے؟ اس سوال کا جواب سمجھنے کے لئے نفس بشری کی ہیئت کذائی پر نظر ڈالنی ضروری ہے۔

نفس بشری کیا ہے؟ مجموعہ شہوات حیوانیہ امیال و جذبات اور قوائے فاعلیہ و منفعلہ کا ایک پیکر پنہاں ہے۔ جس کی چھان بین علمائے نفس کر رہے ہیں۔

نفس بشری ایک عالم صغیر ہے جس میں متضاد قوتوں کی کشمکش پائی جاتی ہے اسی طرح جس طرح عالم کبیر میں مختلف عناصر کی کشمکش ہے۔ جہاں خالق قدیر نے اپنی قدرت کاملہ سے ان متضاد عناصر سے ایک متوازن صورت و شکل پیدا کی ہے انسانی نفس ناطقہ کے لئے یہی مشیت و تقدیر خالق فطرت کی جاری ہوئی ہے۔ کہ متضاد شہوتوں اور قوتوں کے ہیولے سے ایک پُرسکون خوبصورت روحانی عالم پیدا کیا جائے جس میں اس کا حُسن پنہاں نمایاں ہو اور صفات الٰہی نفس بشری میں روشن ہوں۔ اسی حقیقت پنہاں کا بیان آیت واذا سویتہ و نفخت فیہ من روحی فقعوا لہ سجدین (ص: ۷۲) میں کیا گیا ہے۔

شہوات نفس کی موٹی موٹی شکلیں بھوک اور پیاس یعنی کھانے پینے کی خواہش جو ایک انسانی فرد کی بقا کے لئے ضروری ہے۔ شہوت جنسیہ جو بقائے جنس کے لئے لازمی ہے۔ غضب و انتقام جو فرد بشری اور نوعِ انسانی کی حفاظت کے لئے ایک آلے کے طور پر ہے۔ اسی قسم کی شہوتوں میں سے مال و دولت کی حرص بھی ہے اور ان تمام طبعی خواہشات میں سے ہر ایک شہوت کا میلان غیر محدود ہے۔ اگر ان شہوتوں کی روک تھام کرنے اور ان کو ایک معین دائرہ میں محدود رکھنے کے راستہ میں کوئی مانع نہ ہو تو وہ اپنا کام کرتی چلی جائیں اور کبھی ختم نہ ہوں۔ مثال کے طور پر بھوک کی خواہش لے لیں جو اپنی طبیعت میں غیر منتہی ہے۔ اور زبان کا ذائقہ ہے جو نہ ختم ہونے والا ہے۔ اگر پیٹ کی چار دیواری نہ ہوتی تو انسان زبان کے مزے میں کھاتا چلا جاتا۔ اسی طرح پینے کی خواہش ہے وہ بھی اپنی ذات میں لامحدود ہے۔ مال و دولت کی حرص ہے کہ وہ ختم نہیں ہوتی۔ بلکہ دولت کی فراوانی کے ساتھ وہ بڑھتی چلی جاتی ہے۔ قوتِ غضبیہ ہے کہ اس کا ظہور زبان کے دو چار لفظوں سے شروع ہوتا ہے اور جوں جوں اس کا ظہور ہوتا چلا جائے وہ بڑھتا ہی چلا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ گالی گلوچ، مار پیٹ اور قتل تک نوبت پہنچ کر شاید ہی برافروختہ غضبناک انسان کا غصہ فرو ہوتا ہو۔

جب ہم پرائمری میں پڑھا کرتے تھے تو ہمارے ایک استاد تھے۔ جب انہیں کسی بچہ پر کسی بات سے غصہ آتا تو اس کا اظہار الفاظ سے شروع کرتے اور گالیوں کے بعد تختی سے مار پیٹ شروع ہوتی اور تختی کی ہر ضرب ان کے غصہ کو بڑھاتی چلی جاتی یہاں تک کہ ایک دفعہ ان کی تختی ٹوٹ گئی۔ پھر کیا تھا بچہ کو اپنے زانو کے نیچے لے کر مارنا شروع کر دیا۔ قوتِ غضبیہ کی طبعی حالت یہی ہے کہ وہ بھڑکتی جاتی ہے اور ختم ہونے میں نہیں آتی۔ یہی حال انسان کی ہر شہوت کا ہے۔ بلکہ حیوانات اور نباتات تک میں یہ دیکھا گیا ہے کہ اگر ان میں سے ایک نوع کی نسل کو محدود کرنے والے خارجی اسباب نہ ہوں تو ایک بڑ کا درخت ہی اتنا بڑھے کہ کسی اور درخت کے لئے زمین پر جگہ نہ رہے۔

یہ لامحدود میلان درحقیقت رحمانی صفت کا مظاہرہ ہے کیونکہ رحمٰن کے معنی ہیں بے انتہا داد و دہش کرنے والا اس فیض رحمانی سے ہی انسان کو شہوتیں اور قوتیں عطا ہوئی ہیں ان میں سے ہر ایک میں نہ ختم والا رجحان پایا جاتا ہے لیکن جس طرح باہر کی کائنات میں خالق قدیر نے ہر ایک کے لئے اندازے مقرر کئے ہیں۔ اور ایسے اسباب پیدا کر دیئے ہیں۔ جن کے ذریعہ سے ہر شئے کا دائرہ محدود کر دیا جاتا ہے۔ اسی طرح خالق فطرت نے انسان کے اندر ارادے کی قوت رکھی ہے۔ اور عقل عطا کی ہے جن کے ذریعہ سے وہ اپنے نفس کی شہوات کو اگر چاہے تو حدود کے اندر محدود رکھ سکتا ہے۔ اور جہاں محرکات نیکی و بدی کار فرما ہوتے ہیں۔ ارادہ و عقل کو بھی تحریک ہوتی ہے۔ کہ وہ اپنا کام کریں۔ اس اختصار کے بعد اگر یہ کہا جائے کہ شیطان اسم جمع ہے۔ ان تمام شہوات کا جن کی طبیعت میں بڑھنے کا غیر محدود رجحان ہے۔ ان شہوات و امیال کی اس طبیعت کے پیش نظر بزبان حال شیطان کی طرف سے اس حقیقت کا اظہار کیا گیا ہے۔

رب بما اغویتنی
لاقعدن لھم
صراطک المستقیم۔

اے رب! چونکہ تو نے مجھے حدود سے نکلنے والا بنایا ہے اس لئے میں اپنی اس طبیعت کا پورے طور پر مظاہرہ کروں گا اور صراط مستقیم پر ایک واجبی ڈیوٹی ادا کروں گا۔

شریعت کی بنیاد

شریعت کی بنیاد اسی حقیقت پر مبنی ہے کہ شہوات کا تقاضا پورا کرنے میں دیکھا جائے کہ کس حد تک انہیں پورا کرنا خالق فطرت کی منشاء و مرضی کے مطابق ہے۔ شریعت کے احکام درحقیقت اسی قسم کے ہیں کہ فلاں بات نہ کرو۔ کیونکہ وہ مشیت الٰہی کے خلاف ہے۔ اور فلاں بات کرو کہ خالق فطرت کی مرضی کے مطابق ہے انسان کو چونکہ غیر محدود شہوتیں اور قوتیں دی گئی ہیں۔ اور رائے جائز و ناجائز میں تمیز کرنے والی عقل اور روک تھام کرنے کے لئے قوتِ ارادی بھی عطا کی گئی ہے البتہ یہ دونوں طاقتیں دیکر و آزاد چھوڑا گیا ہے۔ یہ دیکھنے کے لئے کہ کون شیطانی تحریک کا مقابلہ کر کے الٰہی منشاء کے مطابق قدم اٹھاتا ہے۔ اور کون اس سے روگردانی کرتا ہے اسی خود مختیارانہ تصرف کے بموجب انسان ثواب کا مستحق ہوتا ہے یا عقاب کا۔ انسان کو احسن تقویم میں پیدا کر کے بذریعہ شریعت الٰہی اس کی صراط مستقیم واضح کی گئی ہے۔ اور جس وقت ایک سالک صراطِ مستقیم پر اپنا سفر شروع کرتا ہے۔ اسی وقت شیطان کی تحریکیں بھی رونما ہونے لگتی ہیں۔ اور جب کوئی تحریک اٹھتی ہے۔ تو ساتھ ہی انسان کیلئے یہ موقعہ بھی مہیا ہوتا ہے کہ شیطانی تحریک کا انکار کرتے ہوئے احکام الٰہی کے سامنے سر جھکائے۔ اور اگر وہ سر جھکاتا ہے تو وہ اپنے ہاتھوں سے صراط مستقیم پر ایک سجدہ گاہ بناتا ہے۔ جو اس کی رُوح کے لئے تقویت و زینت کا باعث بنتی ہے اسی طرح انسان کو نیک و بد تحریکوں کے بیچوں بیچ ہزاروں مسجدیں بنانے یا گرانے کا موقعہ ملتا ہے۔ اور اس کشمکش میں وہ اپنے مقصود حقیقی تک پہونچ جاتا ہے یا اس سے روگردانی کر کے اس سے دُور ہو جاتا ہے۔

انسان کی رُوحانی بعثت شیطان کے بغیر ممکن نہیں

آپ تصور کریں کہ اگر صراطِ مستقیم پر ہماری آزمائش کے لئے شیطان نہ بیٹھ جاتا۔ اور اس کی طرف سے شہوات کے استعمال میں حدود سے نکالنے والی تحریکیں نہ ہوتیں تو کیا ممکن تھا کہ مخلصوں کا وہ گروہ ظہور میں آتا جو حسن ازلی کے مظہر ہیں اور کیا اس محرک بد کے بغیر انسان کا روحانی ارتقاء ممکن ہے۔ جس کے بارہ میں شیطان اپنے رب سے مہلت مانگتا ہے۔

رب انظرنی الی یوم
یبعثون۔

کہ اے میرے رب مجھے اس وقت تک مہلت دے کہ ان کی بعثت ہو۔ بعث کے معنے اثارہ وھیجہ خوابیدہ قوت کو تحریک کر کے ابھارا کہتے ہیں۔ بعثہ من نومہ ای ایقظہ۔ یعنی نیند سے بیدار کیا۔ اسی لفظ سے یوم البعث ہے۔ یعنے روز قیامت وہ گھڑی کہ جب خوابیدہ قوتیں نئے سرے سے پورے طور پر بیدار کی جائیں گی۔ دنیا میں یہ بعثت رُوحانی [illegible] تحریکات سے ہی ظہور پذیر

ہوتی ہے۔ اور الٰہی تحریکوں سے نفس ناطقہ میں نیک و بد کا شعور اور احساس پیدا ہوتا ہے۔ اور اسے وہ نور بصیرت ملتا ہے جس سے خیر و شر میں تمیز کی جاتی ہے۔ شہوات نفس کے استعمال میں حدود سے گزرنے والا انسان دراصل بینائی کھو بیٹھتا ہے اور نہیں جانتا کہ بھوک اور پیاس وغیرہ شہوات دئے جانے میں مشیت الٰہی کیا ہے۔ وہ اندھا دھند ان کی پیروی کرتا ہے۔ جبکہ اس کے مقابلہ میں احکام الٰہی کا اطاعت شعار انسان نور بصیرت رکھتا ہے۔ وہ ان حدود کا جو خالق فطرت کا منشاء ہے۔ کہ وہ خواہشات نفس پورا کرنے میں ملحوظ رکھے جائیں۔ اپنے نور نظر سے اچھی طرح دیکھتا اور حدود کے اندر رہتا ہے۔ قرآن مجید میں اسی نور بصیرت کے پائے جانے یا اس کے نہ پائے جانے کی وجہ سے ایک انسان کا نام بصیر یعنے دیکھنے والا رکھا ہے۔ اور دوسرے کا نام اعمیٰ یعنے اندھا۔ ایک کو اللہ تعالیٰ کا دوست اور دوسرے کو طاغوت کا دوست قرار دیا ہے۔ فرماتا ہے

اللہ ولی الذین اٰمنوا یخرجھم
من الظلمات الی النور

اللہ دوست ہے مومنوں کا انہیں تاریکیوں سے نور کی طرف نکالتا ہے اور منکرین احکام الٰہی کے متعلق فرماتا ہے

والذین کفروا اولیاءھم
الطاغوت یخرجونھم
من النور الی الظلمات

کہ ان کے دوست طاغوت ہیں جو ان کو نور سے تاریکیوں کی طرف نکالتے ہیں

. . . . یعنی ہوا و ہوس کی اندھا دھند پیروی کرنے کی وجہ سے ایسے لوگ کلیۃً اپنا فطرتی نور کھو بیٹھتے ہیں کہ نیک و بد کی انہیں تمیز نہیں رہتی۔ امور موقعہ و محل اور استعمال شہوت کا فرق ان کی نظروں سے غائب ہو جاتا ہے اور وہ اپنی طبعی رو میں بہتے چلے جاتے ہیں نہ نور نظر رہتا ہے کہ حدود کو دیکھیں، نہ عقل قائم رہتی ہے کہ اپنی شہوات کو جائز حدود کے اندر روکے رکھیں۔ نفس بشری کے اندرون خانہ میں یہ دو مظاہرے بالکل اسی قسم کے ہیں۔ جو طلوع و غروب آفتاب سے باہر کی دنیا میں دکھائی دیتے ہیں۔ طلوع آفتاب سے سارا جہان جگمگا اٹھتا ہے۔ اور بہت ہی خوبصورت اور دلآویز معلوم دیتا ہے۔ اور غروب آفتاب کے ساتھ یہ جمال اور اس کی خوبصورتی تاریکی میں غائب ہو جاتی ہے۔ اسی قسم کی خوبصورتی اور بدصورتی کا سماں انسان کے نفس کے اندر پایا جاتا ہے۔

دو قسم کی زینت

چنانچہ قرآن مجید میں دو قسم کی زینتوں کا ذکر آیا ہے۔ ایک زینت وہ جس کا ابلیس ذکر کرتا ہے اور کہتا ہے۔

لازینن لھم فی الارض
ولاغوینھم۔

کہ میں بنی آدم کے لئے زمین میں زینت کا سامان بناؤں گا۔ اور ان کی شہوات نفس ابھار کر ان کو حدود سے باہر نکالوںگا بما اغویتنی کیونکہ تو نے مجھے ایسا ہی پیدا کیا ہے اور اپنی طبیعت کا اظہار کرنا میرے لئے لازمی ہے۔ الا عبادک المخلصین۔ مگر تیرے وہ بندے میرے لئے مستثنیٰ ہیں۔ جو میرے اس امتحان میں سونے کی طرح کندن بنا دئے گئے ہیں اور ان کا کھرا پن ظاہر ہو چکا ہے۔ اور وہ اپنے اس خوبصورت روپ میں نمایاں ہیں۔ جس کے خد و خال اور نقش و نگار خالق فطرت نے ان کے نفس ناطقہ کی تخلیق میں ودیعت کئے ہیں۔ اسی تخلیق کا نام دوسرے الفاظ میں صبغۃ اللہ ہے اور اسی کو ومن احسن من اللہ صبغۃ کہہ کر تمام حسنوں سے بڑھ کر قرار دیا ہے۔

انسان کے نفس ناطقہ میں جو محرکات نیکی و بدی بطور لازمہ فطرت رکھے گئے ہیں۔ ان کا منتہائے مقصود اسی ودیعت کردہ حسن ایزدی کو نمایاں کرتا ہے اور یہ حسن دو متضاد قوتوں کے ٹکراؤ سے پیدا ہوتا ہے۔ اور اسی ٹکراؤ کے نتیجہ میں دو قسم کی متضاد زینتیں دنیا میں موجود ہیں۔ ایک زینت ابلیس کی پیدا کردہ ہے جس کا دوسرا نام قرآن حکیم میں زینۃ الحیوٰۃ الدنیا رکھا گیا ہے۔ یعنی ادنیٰ زندگی کی زینت اور دوسری قسم کی زینت کا نام زینۃ اللہ ہے۔ فرماتا ہے

قل من حرم زینۃ اللہ

کہو کس نے اللہ کی زینت حرام قرار دی ہے۔ یہ آیت سورۂ اعراف کی انہی آیات کے سیاق میں ہے۔ جن کا تعلق شیطان کے منصب سے ہے۔ اور جو اوپر درج کی جا چکی ہیں۔

ابلیسی زینت کی تشریح قرآن مجید ان الفاظ میں کرتا ہے:۔

زین للناس حب الشھوات
من النساء والبنین
والقناطیر المقنطرۃ من
الذھب والفضۃ والخیل
المسومۃ والانعام
والحرث ذلک متاع الحیاۃ
الدنیا واللہ عندہ حسن
الماٰب (آل عمران ع ۱۳)

شہوات کی محبت جو لوگوں کو عورتوں بیٹوں سونے چاندی کے محفوظ اور بے انت خزانوں اور خوبصورت گھوڑوں اور مویشیوں اور کھیتی باڑیوں سے ہے جو لوگوں کے لئے خوبصورت شکل میں دکھائی گئی ہے۔ یہ ادنےٰ زندگی کا سامان ہے۔ اور اللہ تو وہ ذات ہے جس کے پاس حسن ہے۔ یہ حسن اسے دیا جاتا ہے . . . . جو اس کی طرف رجوع کرے۔

حسن و زینت دراصل کیا شے ہیں حسن تناسب کا نام ہے جو کسی شکل کے خد و خال میں پیدا ہوتا ہے۔ اور زینت اس تناسب کو زیادہ کرنے والا سامان ہے جس شر کو شیطان زینت کی شکل میں دکھاتا ہے اس کا نام کہنے کو حسن رکھ لیں تو رکھ لیں۔ لیکن چونکہ اس میں شہوات کی محبت حدود سے نکل جاتی ہے۔ اس لئے وہ اپنا حسن کھو دیتی ہے۔

آپ نے خوبصورت رنگت کے ایسے چہرے بھی دیکھے ہوں گے۔ جن میں ناک حد سے زیادہ لمبی اور بھدی ہو۔ دانت لمبے اور باہر نکلے ہوئے ہوں یا چہرے کے خد و خال اور جسم کے اعضا میں موزونیت تو ہو مگر سر شاہدانہ کے چوہوں کی طرح چھوٹا سا اور آنکھیں چندھیانی ہوئیں۔ یا اگر آنکھیں خوبصورت ہیں مگر چہرہ بدصورت ہے۔ مختلف اعضا میں تناسب کے فقدان سے ساری خوبصورتی بدصورتی میں تبدیل ہو جاتی ہے اسی طرح شہوات نفس کے ظہور میں اگر تناسب اور موزونیت نہیں اور وہ حد سے بڑھی ہوئی ہیں۔ تو ان شہوات کا نتیجہ نہ حسن قرار دیا جا سکتا ہے۔ اور نہ زینت کہ وہ اپنا تناسب کھو بیٹھتی ہیں۔ اور آخر انسان کے لئے ہلاکت آفرینی کا موجب ہوتی ہیں۔ ایک عربی شاعر اپنی نظم میں ایک خوبصورت پھول کو مخاطب کرتے ہوئے جس کا نام Peeeeeem ہے۔ یہ حقیقت واضح کرتا ہے ؎

یا زھرۃ البانسیہ کم
تشبھین صورۃ قلب مستھام
خئون یضم الوان الھویٰ جوفہ
وانت بالالوان کم تزدھین
یا راحۃ القلب المتعب الھوی
قلبی غدا فی ذمرۃ المتعبین
ملقی علی ایاس یسف الاسی
دیکتم الشکوی ومرا لشجون

اے پنسی! تو شکل میں دل سے کتنی مشابہت رکھتی ہے۔ جو محبت میں سرگرداں اور جذبات محبت میں چھپا ہوا ہے۔ وہ دل رنگا رنگ کی محبتوں کو اپنے اندر لئے ہوئے ہے۔ اور تو گونا گوں رنگوں سے مزین اور خوبصورت ہے۔ اے دل کی راحت میرے اس دل کی داد نمائی کر۔ میرا دل تھکے ماندوں میں شامل ہو گیا ہے۔ ناامید کی زمین پر اوندھا پڑا ہے۔ غم پھانک رہا ہے۔ اور نہایت ہی تلخ غم و اندوہ چھپائے ہوئے ہے۔ یعنی پھول خوبصورت ہے۔ اس لئے کہ اس کے رنگوں میں صحیح تناسب ہے اور دل کی محبتوں میں وہ تناسب نہیں اس لئے وہ تلخیوں کا مزہ چکھ رہا ہے۔

غرض حسن کی تعریف پر سبھی کو اتفاق ہے کہ وہ صحیح تناسب کا نام ہے۔ اور زینت اس تناسب کو اجاگر کرنے والے ساز و سامان ہیں۔ دنیا میں ایک زینت وہ ہے جس کا مظاہرہ ابلیس نے شہوتوں کو ضرورت سے زیادہ بھڑکا کر کیا ہے۔ اور ایک زینت وہ ہے جسے اللہ تعالےٰ نے اپنی طرف منسوب کیا ہے۔ اور اسے اپنی محبوب شے قرار دیا ہے۔ اور سورۂ اعراف کی مذکورہ بالا آیات کے سیاق میں فرماتا ہے

خذوا زینتکم عند کل مسجد
کلوا واشربوا ولا تسرفوا
ان اللہ لایحب المسرفین

ہر مسجد کے پاس اپنی زینت اختیار کرو کھاؤ اور پیو کہ وہ تمہارے لئے ضروری ہے اور اسراف نہ کرو یعنی شہوات اکل و شرب میں حد ضرورت سے آگے نہ بڑھو کہ یہ صورت اسراف خدا کو پسند نہیں۔ ان اللہ لایحب المسرفین حد سے بڑھنے والے اسکے محبوب نہیں۔

یہ آیت اپنے متعلقہ سیاق میں اور مخصوص عربی اسلوب کلام کو مد نظر رکھ کر دیکھی جائے تو اس کا مفہوم یہ ہوگا۔ کہ ہر مسجد کے پاس ایسی زینت اختیار کرو کہ جو اللہ تعالےٰ کی محبوب شے ہے۔ کھاؤ اور پیو اس نسبت سے جتنی کہ ضرورت ہے اس میں حد سے نہ بڑھو کہ وہ خدا تعالےٰ کو محبوب نہیں اور حد کے اندر رہنا ہی نفس ناطقہ میں وہ حسن پیدا کرتا ہے۔ جو زینۃ اللہ ہے۔

تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کے بعض ضروری کوائف

اور

احباب جماعت کا اہم فرض

(از مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب بی اے ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

مختصر تاریخ

بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بمقام قادیان ۱۸۹۸ء میں تعلیم الاسلام ہائی سکول کی بنیاد رکھی یہ سکول پرائمری اور مڈل کلاسز کے درجوں میں سے گذرتا ہوا یکم فروری ۱۹۰۰ء میں ہائی سکول بنادیا گیا۔ گورنمنٹ کی طرف سے ۱۵ ستمبر ۱۹۰۵ء کو اسے باقاعدہ منظور کیا گیا۔ یہ سکول اس کے مقدس بانی نے دنیوی تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم رائج کرنے اور نوجوانوں کو اسلام کی تعلیم سے روشناس کرانے کے لئے قائم فرمایا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کا انتظام بانی سلسلہ کی مقدس قیادت میں اور آپ کی وفات کے بعد حضرت مولوی نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ کے دور میں اور جماعت کے موجودہ امام حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے عہد میں بھی ترقی کی راہوں پر گامزن رہے۔ اور یہ اپنی بساط کے مطابق اُس بلند مقصود کو پورا کرنے کی کوشش کر رہا ہے جس کے حصول کے لئے اس کی بنیاد ڈالی گئی تھی۔

چنانچہ اس وقت تک سکول کے سینکڑوں قدیم طلبہ اس سکول سے فیض حاصل کر کے سلسلہ عالیہ کے زیر اہتمام بیرونی ممالک میں اسلام کی تعلیم پھیلانے کی سعادت حاصل کر چکے ہیں۔ اور نہ صرف جماعت کے ہونہار بچے بلکہ غیر از جماعت احباب کے ارجمند بچے بھی سکول ہذا کی تعلیم و تربیت سے مستفیض ہونے آرہے ہیں اور تعلیم کے علاوہ یہ سکول طلبہ میں اخلاق، روحانیت اور اعلیٰ کردار کے اوصاف پیدا کرنے کی کوشش کے لحاظ سے ایک ممتاز حیثیت رکھتا ہے۔

دینیات

سکول کے قیام کی غرض کو پورا کرنے کے لئے دنیوی نصاب کے ساتھ ساتھ دینیات کا نصاب بھی لازمی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دسویں جماعت تک تعلیم حاصل کرنے والے بچوں کو قرآن کریم کا ترجمہ احسن کی مختصر تفسیر احادیث اسلام اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لٹریچر کا پڑھانا سکول کا نصب العین ہے۔

دینیات سکول کا ایک لازمی مضمون ہے اور عربی کے مضمون پر خاص توجہ دی جاتی ہے۔ عربی اور دینیات کو لازمی مضامین قرار دینے کے لحاظ سے سکول ہذا پاکستان میں واحد ادارہ ہے۔

بورڈنگ ہاؤس

بچوں کو اسلامی ارکان سے روشناس کرانے اور ان کا پابند بنانے کی غرض سے متدین اور تجربہ کار اساتذہ کی امداد سے بورڈنگ ہاؤس میں درس و تدریس کا بہترین انتظام موجود ہے۔ جس میں بچوں کی دینی تربیت کا خاص طور پر خیال رکھا جاتا ہے۔ چنانچہ اس انتظام کے ماتحت رہنے والے بچے جو نہ صرف پاکستان کے مختلف علاقوں بلکہ غیر ممالک سے بھی مرکز کے فیوض سے بہرہ ور ہونے کی غرض سے یہاں آتے ہیں۔ ان کو پنجگانہ نماز پڑھانا۔ قرآن کریم کا درس دینا سلسلہ کے بزرگان و مبلغین کی تقاریر سننے کے مواقع مہیا کرنا اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مواعظ حسنہ اور کلمات طیبہ سے استفادہ کرانے کا خاص اہتمام کیا جاتا ہے۔

ربوہ کی بستی ایک منفرد مذہبی ماحول رکھتی ہے جو بیرونی دنیا کی مسموم فضاء سے پاک ہے اور یہاں لہو و لعب سینما تھیٹر۔ مخرب اخلاق مشاغل کے مواقع یا کشش موجود نہیں۔ جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہاں اسلامی تعلیم اور اسلامی روایات قائم کرنے میں اساتذہ اور تلامذہ کوشاں رہتے ہیں۔ اور ایسی پسندیدہ فضا پیدا کرنے کے لئے صدر انجمن احمدیہ اپنی بساط کے مطابق خرچ کر رہی ہے اپنے بچوں کی دینی اور دنیوی بہتری کے بہی خواہ والدین کو چاہیئے کہ وہ اپنے بچوں کو جماعت احمدیہ کی اس دینی درسگاہ کی سہولتوں سے حصہ دار بنانے کی کوشش کریں کہ جو یقیناً ان کے لئے خرما و ہم ثواب کا موجب ہے۔

تعلیمی ریکارڈ

نظارت تعلیم کی نگرانی میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے سکول اپنے تعلیمی معیار کو بھی بلند رکھنے کی پوری کوشش کر رہا ہے اور اگرچہ سکول میں نئے داخل ہونے والے بچوں کی ایک خاصی تعداد کا تعلیمی معیار کافی پست ہوتا ہے۔ سکول کا عملہ جن میں بفضلہ تعالیٰ متعدد ایسے اصحاب بھی شامل ہیں جنہوں نے اپنی زندگیاں اسلام اور سلسلہ کے لئے وقف کر رکھی ہیں الا ماشاء اللہ محنت اور جانفشانی سے بچوں کے تعلیمی معیار کو بلند کرنے کی کوشش کرتا رہتا ہے جس کے نتیجہ میں افسران تعلیم کی نگاہ میں سکول کا شمار نتائج کے لحاظ سے صوبہ کے بہترین سکولوں میں ہوتا ہے اور اپنی کارکردگی کے اعتبار سے مستقل گرانٹ ان ایڈ حاصل کرنے والے اپنے ڈویژن کے محدود سے چند سکولوں میں سے ہے ہر سال متعدد طالب علم سرکاری وظیفہ حاصل کرتے ہیں

ادبی اور مذہبی مجالس

بچوں میں تقریر کا ملکہ پیدا کرنے کے لئے سکول میں متعدد مجالس قائم ہیں۔ ہفتہ میں ایک بار ہر فریق کا علیحدہ علیحدہ ادبی اجلاس منعقد ہوتا ہے اور مہینہ میں ایک بار سکول کے طلبہ اکٹھے ہو کر اپنے ادبی اور تربیتی جلسہ میں شامل ہوتے ہیں۔ ان مجالس میں طلبہ علم ادب۔ اخلاق اور مذہبی مسائل پر مضامین پڑھتے ہیں اور تقریریں کرتے ہیں۔ ان مشقی جلسوں کے نتیجہ میں ہر سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے متعدد ایسے مقررین پیدا ہو جاتے ہیں جنہیں اسلامی و علمی مضامین پر تقریر کرنے کی خاصی مشق ہو جاتی ہے۔ چنانچہ ہر سال بین الاداراتی تقریری نیز دیگر اعلیٰ مقابلوں میں ہمارے سکول کے بچے نمایاں کامیابی حاصل کرتے ہیں

ورزشی کھیلیں

ورزش اور کھیلوں کے تقاضا کو پورا کرنے کے لئے سکول میں ہر دلعزیز کھیلیں کھلانے کا انتظام بھی موجود ہے۔ طلبہ ان کھیلوں میں روزانہ دلچسپی کا اظہار کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے کھیلوں کے اس معیار کو جو اوائل سے ہی سکول کی شہرت اور نیک نامی کا موجب چلا آرہا ہے۔ اس کو بہتر بنانے کی کامیاب کوششوں میں لگے رہتے ہیں۔ پاکستان بننے کے بعد جب سے کہ ضلعی مقابلے شروع ہوئے ہیں سکول ہذا کے کھلاڑی ہر سال تواتر سے متعدد کھیلوں میں نمایاں کامیابی حاصل کرتے رہتے ہیں ابھی اسی سال ہاکی اور فٹ بال کی چیمپین شپ سکول ہذا کے حصے میں آئی۔ وَذَالِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ۔

عمومی

الغرض اللہ تعالیٰ کے فضل سے تعلیم و تربیت کی کوئی معروف شق ایسی نہیں جس کی طرف توجہ نہ دی جاتی ہو اور قوم کے بچوں کو متصف بہمہ صفت بنانے یعنی دین کے علاوہ دنیوی لحاظ سے بھی کامیاب زندگی کا اہل بنانے کی کوشش نہ کی جاتی ہو۔ بڑھتی ہوئی گرانی کے پیش نظر سکول کے بچوں میں کفایت شعاری صنعت و حرفت اور دستکاری سکھانے کی طرف ہر ممکن توجہ دی جاتی ہے۔ اور والدین کے وسائل کی حدود کا علم پاتے ہوئے خرچ کو کم کرنے اور کفایت شعاری کی ضرورت پر زور دیا جاتا ہے۔ بورڈنگ ہاؤس کا ماہوار خرچ مع فیس وغیرہ چالیس روپے کے لگ بھگ ہے۔ خاکی پتلون یا پاجامہ سفید قمیص اور ٹوپی سکول یونیفارم میں شامل ہے۔

سلسلہ کے اس مرکزی سکول میں جس کی حقیقی باگ ڈور اور اصل نگرانی جماعت کے موجودہ امام ہمام کے دست معجز نما میں ہے اس سے فائدہ نہ اٹھانا یقیناً اپنے آپ کو ایک خاص نعمت سے محروم کرنے کے مترادف ہے۔ تعلیمی سال وسط اپریل سے شروع ہو رہا ہے۔ احباب کرام اپنے بچوں کو عید کے معاً بعد جس قدر جلد داخلہ کے لئے بھجوا سکتے ہوں بھجوا کر عنداللہ ماجور ہوں۔ اور دوست اس حقیقت کو بھی مدنظر رکھیں کہ ہونہار بچے ہمارے انتظام سے اوسط یا تعلیمی لحاظ سے کمزور بچوں کی نسبت مرکز میں تعلیم پانے کے زیادہ حق دار ہیں تاکہ وہ مرکزی نظام کی برکات سے متمتع ہو کر نہ صرف اپنے آپ کے لئے بلکہ ملک اور قوم کے لئے بھی مفید وجود بن سکیں۔ خدا تعالیٰ احباب کرام کو جن پر اپنے بچوں کی صحیح تعلیم کی ذمہ داری عاید ہوتی ہے اپنے بچوں کو سلسلہ کے مرکزی سکول میں تعلیم دلوانے کا فرض ادا کرنے کی توفیق بخشے نیز مجھے اور سکول کے دیگر عملہ کو اپنی عظیم ذمہ داریوں کو باحسن سرانجام دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللّٰھم آمین ٭

اِس توسیع سے فائدہ اٹھائیے

الفضل کی دو تین اشاعتوں میں یہ اعلان کیا گیا ہے کہ ۲۰ر مارچ تک دفتر میں موصول ہو جانے والی وصیتوں کو ہفتہ تحریک وصیت کا نتیجہ قرار دیا جائے گا۔ اور موصی اصحاب کے نام دعا کے لئے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حضور پیش کئے جائیں گے۔

اس اعلان کے بعد بعض احباب نے مشورہ دیا ہے کہ اس میعاد میں کسی قدر توسیع کر دینا مناسب ہے اور بیرونجات سے وصیت فارموں کے مطالبات بھی ابھی آ رہے ہیں۔ اس سے احباب کا مشورہ صحیح معلوم ہوتا ہے۔ لہٰذا اب یہ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ مغربی اور مشرقی پاکستان اور آزاد کشمیر سے جو وصایا ۳۱ر مارچ تک موصول ہو جائیں گی۔ انہیں ہفتہ تحریک وصیت کا نتیجہ قرار دیکر دعا کے لئے حضور کی خدمت میں پیش کی جانے والی فہرست میں شامل کر دیا جائے گا۔

دوسری فہرست حضور کی خدمت میں پیش کرنے کے لئے ممالک بیرونی سے موصول ہونے والی وصایا کی تیار کی جائے گی۔ اور اس کیلئے بوجہ بُعد کے آخر اپریل تک انتظار کیا جائے گا۔

اُمید ہے کہ وصیت کرنے کا ارادہ رکھنے والے احباب اس توسیع سے فائدہ اٹھانے اور حضور کی دعاؤں سے فیض یاب ہونے کی کوشش کریں گے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

اعلان

ایک کنال اراضی واقع ۲/۱ بلاک محلہ دارالنصر ربوہ مسماۃ رشیم بی بی صاحبہ زوجہ میاں دین محمد صاحب (ملازم دواخانہ خدمتِ خلق) کے نام الاٹ ہے۔ جس میں ایک مختصر مکان بھی بنا ہوا ہے۔ اور بتایا گیا ہے کہ رشیم بی بی صاحبہ فوت ہو چکی ہیں اور کہ مرحومہ کے وارث ایک لڑکی اور دو لڑکے اور خاوند ہیں۔ مرحومہ کی ایک تحریر کی بناء پر اور ان وارثوں کے اتفاق سے یہ مکان معہ زمین مرحومہ کے تینوں بچوں کے نام منتقل کیا جا رہا ہے۔ اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو پندرہ یوم تک اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

اعلان نکاح

میرے لڑکے عزیزم بشارت احمد ساکن گجرات کا نکاح بعوض مبلغ ایک ہزار روپیہ حق مہر شمیم اختر بنت چوہدری احمد سعید صاحب ساکن ہیلاں ضلع گجرات کے ساتھ مولوی عبدالمالک صاحب مربی جماعت احمدیہ کراچی نے احمدیہ ہال کراچی میں مورخہ ۲۷/۱/۵۹ کو پڑھا۔ احباب جماعت دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے بابرکت کرے۔ آمین۔

(شیخ عبدالشکور گجرات)

(۲) میرا دوست محمود احمد جو ایک نہایت مخلص احمدی نوجوان تھا۔ قضاء الٰہی سے یکم رمضان صبح نو بجے فوت ہو گیا ہے۔ احباب جماعت و درویشان قادیان مرحوم کی بلندی درجات کے لئے دعا فرماویں۔ اور نیز یہ بھی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس کے والدین کو اس غم کے برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ عبدالرشید قریشی آف اچینہ

عاشقوں کا شوقِ قربانی تو دیکھ

سالہائے سابقہ کے طریق کے مطابق اس دفعہ بھی ۲۹ رمضان المبارک تک تحریک کے وعدے پورے کرنے والے دوستوں کی فہرست سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حضور پیش ہو رہی ہے۔ مختلف جماعتوں سے اطلاعات موصول ہو رہی ہیں کہ دوست اس تاریخ تک ادا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ بعض دوستوں نے قرض لے کر رقم ادا کر دی ہے۔ چنانچہ مکرم نذیر احمد صاحب کوئٹہ سے رقمطراز ہیں:۔

"آپ کا اعلان دربارہ ادائیگی وعدہ جات قبل از ۲۹ر رمضان المبارک موصول ہوا اور دل میں شدید خواہش پیدا ہوئی کہ خاکسار بھی ان خوش نصیبوں میں شامل ہو جائے جن کے نام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں دعا کے لئے پیش ہو رہے ہیں۔ چنانچہ کوشش کر کے آج ہی مبلغ ۳۶/-/- روپے زیر رسید ۷۹۸ مقامی محصل کو ادا کر دئے ہیں۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ ازراہ کرم خود بھی دعا فرمائیں۔ اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے بھی عرض کر دیں۔ کہ مولیٰ کریم اپنی جناب سے مزید نیکیوں کی توفیق عطا فرمائے۔"

(۲) مکرم محمد عرفان صاحب اپیل نویس مانسہرہ۔ ہزارہ سے لکھتے ہیں کہ "تحریک جدید کے چندے کو میں نے قرضہ حسنہ لیکر یکمشت روانہ کر دیا تھا۔"

(۳) مکرم محمد عبداللطیف صاحب اسلام گنج مردان سے اطلاع دیتے ہیں:۔
"ابھی ابھی آپ کا عنایت نامہ برائے ادائیگی چندہ تحریک جدید ملا۔ یاد فرمائی کا شکریہ۔ خاکسار نہ صرف اپنا بلکہ اپنی بیوی اور بچے عبدالمومن کا چندہ تحریک جدید سال رواں ادا کر چکا ہے۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ"

(وکیل المال تحریک جدید)

رسالہ "ایک غلطی کا ازالہ" مفت

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے فیصلہ کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا رسالہ "ایک غلطی کا ازالہ" خوبصورت ٹائپ پر طبع کرایا گیا ہے۔ زعماء مجالس انصار اللہ اپنے اپنے حلقہ کے لئے ضرورت کے مطابق بلا قیمت طلب فرمائیں۔ احباب اس کار خیر کو جلد تر پایۂ تکمیل تک پہنچا کر ممنون فرماویں۔

قائد اصلاح و ارشاد
مجلس انصار اللہ مرکزیہ — ربوہ

اعلان برائے جماعتہائے حیدرآباد ڈویژن

نئے سہ سالہ انتخابات کے لئے جماعتوں کو سرکلر چٹھی بھجوائی گئی تھی۔ نئے انتخاب عمل میں لاتے جا کر موصول ہو رہے ہیں۔ لیکن بعض جماعتوں کی طرف سے تاخیر ہو رہی ہے۔ صدر صاحبان کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ حسب قواعد انتخابات کروا کر جلد خاکسار کو بھجوا دیں۔

سیکرٹری زراعت کا بھی انتخاب کر دیا جائے۔

نوٹ:۔ ضلع حیدرآباد کی جماعتیں اپنے انتخابات امیر ضلع حیدرآباد بابو عبدالغفار خاں صاحب۔ فوٹو سپیڈ کمپنی۔ رسالہ روڈ۔ حیدرآباد کی خدمت میں بھجوائیں۔ جو بعد تصدیق نظارت علیا میں بھجوائیں گے۔ (خاکسار احمد دین امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد ڈویژن)

دعائے مغفرت

(۱) میرے والد بزرگوار احمد نگر ضلع دیناج پور (مشرقی پاکستان) میں تین دن بیمار رہنے کے بعد بعمر تقریباً ۸۰ سال وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

والد صاحب مرحوم نہایت دیندار۔ نرم دل۔ عبادت گزار اور نیک سیرت انسان تھے۔ ۱۹۲۳ء میں مشرف باحمدیت ہوئے۔ اشاعت احمدیت کا خاص شوق رکھتے تھے۔ باوجود اپنی ضعیف العمری کے خاکسار کو جو ان کا اکلوتا بیٹا ہے دین کے لئے وقف کر دیا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ ان کو غریق رحمت کرے

(لیڈر بقیہ صہ ۲)

بیدار نہ ہو کہ وہ حتی الوسع اپنے ہی ملک کی بنی ہوئی چیزیں استعمال کریں گے۔
بے شک اس میں بڑی دقتیں ہوتی ہیں اور ابتدائی حالت کی وجہ سے ہماری بنائی ہوئی اشیاء اس معیار پر نہیں پہنچتیں جس پر اہل مغرب نے انہیں پہنچایا ہوا ہے تاہم آہستہ آہستہ اس معیار پر پہنچ جانا ناممکنات سے نہیں ہے۔

ایک یہ بات بھی بڑی ضروری ہے کہ ہمارے صنعت کاروں کو چاہیئے کہ وہ دیانت داری سے بہتر سے بہتر مال پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ جو کم لاگت پر تیار ہو سکے۔ اور مغربی ساختہ چیزوں کے مقابلہ میں حسب حیثیت کم قیمت پر ہو سکے۔

ایک بڑی دقت سرمائے کی ہے۔ لیکن یہ دقت بھی دور ہو سکتی ہے۔ اگر ہمارے مالدار لوگ تھوڑی سی جرأت دکھائیں اگر ایسے لوگ اپنا روپیہ بجائے بنکوں میں بند رکھنے کے خواہشمند نیک نیت نوجوانوں کی معاونت سے چھوٹی صنعتوں میں لگائیں تو ایسی صنعتوں کی ترقی میں بڑی مدد مل سکتی ہے۔ ایسے نوجوان ملک میں کافی تعداد میں موجود ہیں۔ جو کام کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن سرمایہ نہ ہونے کی وجہ سے نہیں کر سکتے۔ اسی طرح بنک بھی صنعتی ترقی میں حصہ لے سکتے ہیں۔ جو معمولی کفالت پر آسانی سے سرمایہ مہیا کر سکتے ہیں۔

اگرچہ حکومتیں بھی اس میں بڑی مدد ہو سکتی ہیں۔ جیسا کہ معلوم ہے۔ حکومتیں ایسا کرتی بھی ہیں۔ لیکن سارا بار حکومتوں پر ڈال دینے سے کسی ملک میں خاطر خواہ ترقی نہیں ہو سکتی۔ جب تک ملک کے باشندوں میں اس کے لئے ایک جوش نہ پیدا ہو جائے۔

جیسا کہ ہم نے کہا ہے سب سے اہم بات یہی ہے کہ یہ صرف غریب طبقہ بلکہ اونچے طبقہ کے لوگوں کو بھی چاہیئے کہ وہ اپنے ہی ملک کی ساختہ اشیاء استعمال کرنے کی عادت ڈالیں۔ اس طرح ہم اشیاء صرف میں خود کفیل ہو سکتے ہیں اور بہت سا زر مبادلہ بچا سکتے ہیں جو ناگزیر غیر ملکی اشیاء کی خرید میں صرف ہو سکتا ہے۔ فی الحال ہم کافی مشینری تیار نہیں کر سکتے۔ لیکن اس پہلو کو بھی نظر انداز نہیں کرنا چاہیئے۔ کیونکہ جب تک ہم کم از کم چھوٹی اور باکفایت مشینری بنانے میں ترقی نہیں کریں گے۔ ہم دوسری صنعتوں میں بھی کما حقہ ترقی نہیں کر سکتے۔

گاؤں میں مڈل جے وی استانیوں کی ضرورت

بعض گاؤں میں مڈل جے وی پاس استانیوں کی ضرورت ہے۔ براہ مہربانی دفتر لجنہ اماء اللہ میں درخواستیں بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ۔ ربوہ

ولادت

میرے ماموں قدرت اللہ خانصاحب لاہور کو اللہ تعالےٰ نے یکم اور دوم مارچ کی درمیانی شب کو بیٹا عطا فرمایا ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ نومولود کو اللہ تعالےٰ نیک اور خادم دین بنائے نیز لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین

محمد اکبر افضل شاہد۔ مربی سلسلہ احمدیہ مقیم جکوال

درخواست دعا

میری بھانجی بشریٰ بیگم کافی عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہے۔ باوجود علاج کے کوئی افاقہ نہیں ہوا۔ بزرگان سلسلہ و احباب سے درخواست ہے کہ وہ عزیزہ کی کامل صحت اور درازی عمر کے لئے دعا فرمائیں۔

بشیر احمد ایف۔ ایس۔ سی
تعلیم الاسلام کالج ربوہ

معاوضہ کیلئے درخواستوں کے فارم آج سے فروخت ہونا شروع ہوں گے

غلط اندراج پر تین سال قید سخت کی سزا ہو سکے گی

لاہور ۲۵ مارچ۔ چیف سیٹلمنٹ کمشنر کا ایک اعلان غیر معمولی گزٹ میں شائع ہوا ہے جس کے ذریعہ دعویدار مہاجروں کو دعوت دی گئی ہے کہ وہ معاوضے کے حصول کے لئے درخواستیں پیش کریں۔ درخواستیں مجوزہ فارموں یعنی فارم اسے پر پیش کی جانی چاہئیں۔ یہ فارم حکومت کی طرف سے شائع کئے جا چکے ہیں۔ اور ان کی فروخت اور تقسیم پر حکومت کا کنٹرول ہے

غیر سرکاری اشخاص کو فارموں کی طباعت اور فروخت کی اجازت نہیں۔ عوام کو یہ فارم مغربی پاکستان کے ہر ضلع کے ڈپٹی کمشنر اور کلکٹر کراچی کے مقرر کردہ سٹامپ فروشوں سے مل سکتے ہیں۔ یہ فارم بعض دوسرے مقامات پر بھی فروخت کیلئے رکھے جا سکتے ہیں جنہیں ڈپٹی کمشنر منتخب کریں۔ مشرقی پاکستان کے ضلعی صدر مقامات کے منتخب اسٹامپ فروش ان فارموں کو فروخت کریں گے۔

فارم اسے کی قیمت چار آنے مقرر ہے۔ چونکہ دعویداروں کو درخواست کی دو نقلیں پیش کرنی ہیں لہذا ہر دعویدار کو دو فارم خریدنے پڑیں گے۔ ان فارموں کی قیمت میں معاوضے کی کتاب کی قیمت بھی شامل ہے جو بعد میں متعلقہ ڈپٹی سیٹلمنٹ کمشنر کی طرف سے درخواست کی جانچ پڑتال کرنے کے بعد دعویدار کے نام جاری کی جائے گی۔ درخواست کے اس فارم پر کوئی کورٹ فیس یا کسی اور قسم کا اسٹامپ لگانے کی ضرورت نہیں۔ معاوضہ کی کتاب کے لئے ہر دعویدار مہاجر کو درخواست دینی پڑے گی خواہ اس کلیم کی تصدیق ہو چکی ہو یا ہونے والی ہو۔ جن لوگوں کے کلیم پہلے ہی تصدیق ہو چکے ہیں انہیں تصدیق کی ایک مصدقہ نقل درخواست کے ساتھ منسلک کر دینی چاہیئے۔ ان کی تصدیق کسی گزیٹڈ افسر یا کمشنڈ افسر سے کرائی جا سکتی ہے۔ جن لوگوں کے کلیموں کی ابھی تصدیق نہیں ہوئی بلکہ ابھی وہ تصدیق کے مرحلے طے کر رہے ہیں انہیں دعاوی کے محکمے کے متعلقہ افسر کا ایک سرٹیفکیٹ درخواست کے ساتھ منسلک کر دینا چاہیئے۔ جس میں یہ بتا دینا چاہیئے کہ شیڈول نمبر ۱۔ ۲۔ ۳ میں درج ملکیتوں میں سے ہر ایک کے تحت کتنے روپے کا کلیم کیا گیا ہے بہتر یہ ہوگا کہ دعویدار خود اس کی تصدیق کر کے اس کی ایک نقل درخواست کے ساتھ منسلک کر دے

یہ درخواستیں اس ڈپٹی سیٹلمنٹ کمشنر کو بھیجی جائیں گی۔ جس کے حلقہ اختیار میں درخواست دہندہ سکونت پذیر ہے۔ وہ اپنی درخواستیں ڈپٹی سیٹلمنٹ کمشنر مشرقی پاکستان ہائی کورٹ ڈھاکہ کو روانہ کریں گے

نابالغ یا کسی ایسے شخص کی طرف سے جس کی دماغی حالت درست نہ ہو اس کا سرپرست درخواست دے گا۔ متوفی دعویداروں کے وارث مشترکہ طور پر اس ڈپٹی سیٹلمنٹ کمشنر کو درخواست دیں گے جس کے حلقہ اختیار میں متوفی دعویدار نے اپنا دعویٰ رجسٹر کرایا تھا ایسے دعویدار جنہوں نے مشترکہ دعاوی داخل کئے ہوں یا جن کے دعاوی یکجا کر دیئے ہوں یا جن کے دعاوی کی تصدیق مشترکہ طور پر ہوئی ہو انہیں اس بات کی اجازت ہے کہ وہ اپنی درخواستیں مشترکہ یا علیحدہ علیحدہ داخل کریں۔

متوفی دعویدار کے ورثاء کی طرف سے جو درخواست دی جائے گی اس کے ساتھ مندرجہ ذیل دستاویزات بھی منسلک کرنا پڑیں گی۔

(۱) متوفی دعویدار کا نام اور اس کی تاریخ نیز جائے وفات (۲) کسی بلدیاتی ادارہ۔ رجسٹرڈ میڈیکل پریکٹیشنر یا گزیٹڈ کمیشنڈ آفیسر کی جانب سے وفات کا سرٹیفکیٹ (۳) متوفی دعویدار کے تمام وارثوں کی تفصیلات اور ان کے حصے (۴) ایسی وصیت یا کسی دوسری دستاویز (اگر موجود ہو) کی مصدقہ نقل جس میں یہ وضاحت کی گئی ہو کہ درخواست دہندہ متوفی دعویدار کی جائداد کا وارث ہے (۵) اس بات کا حلف نامہ کہ شق ۱ اور ۳ میں مندرج تفصیلات درست اور صحیح ہیں۔

محولہ بالا دستاویزات درخواست کی صرف ایک نقل کے ساتھ بھیجی جائیں گی۔

دعویدار کو چاہیئے کہ درخواست کے فارم احتیاط سے پر کریں۔ اور حتی الامکان تمام تفصیلات مہیا کریں اگر کوئی درخواست نامکمل ہوئی تو درخواست دہندہ سے باقی تفصیلات مہیا کرنے کے لئے کہا جائے گا۔ اور درخواست پر اس وقت تک کوئی کارروائی نہ ہو سکے گی جب تک درخواست دہندہ تمام ضروری تفصیلات مہیا نہ کر دے۔

دعویداروں کو چاہیئے کہ انکے ذمے حکومت کے جو واجبات ہوں ان کے متعلق جہاں تک ممکن ہو مفصل معلومات بہم پہنچائیں۔ نامکمل معلومات بہم پہنچانے کی صورت میں درخواستوں کے تصفیہ میں تاخیر ہونے کا احتمال ہے۔

درخواستیں دستی بھی دی جا سکتی ہیں اور بذریعہ ڈاک درخواستیں دینے کی صورت میں انہیں جوابی رجسٹری کے ذریعہ بھیجنا چاہیئے۔ ڈپٹی کمشنر بحالیات کی طرف سے درخواست کی وصولی کی رسید جاری کی جائے گی۔ اس رسید پر درخواست کا نمبر اندراج درج ہوگا جس کا حوالہ آئندہ خط و کتابت میں دینا ضروری ہے۔

جب درخواستیں وصول ہو جائیں گی اور ان کا اندراج ہو جائے گا تو ڈپٹی کمشنر بحالیات ان کا عملہ ان کی جانچ پڑتال کریگا اور جو درخواست نامکمل یا غلط طریقہ سے پر کی ہوگی اس پر درخواست دہندہ کے نام ایک چٹھی روانہ کی جائے گی جس میں درخواست سے متعلق اعتراضات درج ہوں گے اور درخواست دہندہ کو اطلاع دی جائے گی کہ اس کی درخواست میں مندرجہ ذیل غلطیاں رہ گئی ہیں لہذا وہ پندرہ دن کے اندر اندر انہیں درست کرے۔ درخواست بالکل صحیح ہونے یا بعد ازاں درست ہو جانے کی صورت میں ڈپٹی کمشنر بحالیات ایک حکم جاری کریگا اور اس کی نقل درخواست دہندہ کو مفت روانہ کر دی جائے گی۔ اس کے بعد وہ معاوضہ کی کتاب کی تین کاپیاں تیار کرے گا جو درخواست دہندہ کے مصدقہ اور غیر مصدقہ دعوے اور ان مؤجل رقوم سے جن کے وہ مستحق ہیں سے حاصل شدہ منافع کی بنیادوں پر تیار کی جائے گی۔ معاوضہ کی کتاب میں دعویدار کے ذمے واجب الوصول رقوم اور وہ رقوم جن کا وہ مستحق ہے نیز وہ مؤجل رقوم بھی درج ہوں گی جن کے بدلے دعویدار کے نام منتقل کی جانے والی جائداد کا تعین کیا جائے گا۔ دعویدار کو معاوضہ کی کتاب کے جاری ہونے سے قبل یا بعد جو بھی نقد رقم ادا کی جائے گی اس کا اندراج معاوضہ کی کتاب میں کیا جائے گا۔ اور یہ مؤجل رقم میں سے وضع کر لی جائے گی۔

اس قسم کی ایک کتاب دعویدار کو بھی مفت مہیا کی جائے گی۔ دعویدار کے ساتھ وقتاً فوقتاً جو بھی کارروائی کی جائے گی۔ اس کا اندراج مذکورہ کتاب میں کیا جائے گا۔ اور جب دعویدار اس کے تحت کوئی جائداد حاصل کریگا اُسے متعلقہ افسر مجاز کے سامنے کتاب پیش کرنا ہوگی تاکہ وہ اس میں ضروری اندراج کر سکے۔ درخواستیں دینے کی آخری تاریخ ۲۱ مئی ۱۹۵۹ء مقرر کی گئی ہے

تصحیح

الفضل مؤرخہ ۲۲ مارچ کے صفحہ ۶ پر جو اعلان نکاح شائع ہوا ہے اس میں کتابت کی غلطی سے تین ہزار مہر شائع ہو گیا ہے حالانکہ دراصل مہر ساڑھے تین ہزار ہے۔ احباب تصحیح فرما لیں۔

(ادارہ)